*

یادوں کے دریچے

غالباً مارچ ۸۰ء کی بات ہے ایک صبح پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ اور ایشیاء کے سب سے بڑے جاسوسی ناول نگار جناب ابنِ صفی کی خدمت میں ان کے دولت کدے پر حاضر ہوا۔ حسبِ روایت بہت شفقت سے پیش آئے موڈ بھی خوش گوار تھا میں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مؤدبانہ عرض کیا۔

"اپنی معلومات میں وسعت پیدا کرنے کے لیے چند سوالات پوچھنے کی جسارت کرنا چاہتا ہوں۔" اُن دنوں محترم ابنِ صفی کے چراغِ زندگی کی لو کچھ مدھم پڑتی جا رہی تھی بیماری کی وجہ سے ضعیف نظر آنے لگے تھے نقاہت بھری آواز میں نہایت دھیمے لہجے میں گویا ہوئے۔

"میاں کیا رکھا ہے سوالات میں۔ تقریباً تمہارے ہر سوال کا جواب کسی نہ کسی ناول کے پیشرس میں مل جائے گا ویسے بہتیرے انٹرویو اب تک دے چکا ہوں۔ ان میں سے کافی شائع بھی ہوئے ہیں پڑھ لینا مطمئن ہو جاؤ گے۔" میں اجازت لے کر رخصت ہو گیا۔ واقعی ابنِ صفی صاحب نے درست فرمایا تھا مجھے میرے ہر سوال کا جواب مل گیا جنھیں میں نے قارئین کی دلچسپی کے لیے مرتب کیا ہے تاہم سوالات کے جوابات ابنِ صفی صاحب ہی کی زبان اور الفاظ میں ہیں۔

سوال:۔ صفی صاحب ایک بات پوچھوں۔ بڑی رسمی سی بات ہے کہ آپ نے ابتداء میں جب جاسوسی ناول نویسی کی طرف رجوع کیا تو کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی یا صرف شوق تھا؟

ابنِ صفی:۔ ایک ادبی نشست میں کسی بزرگ نے کہا اردو میں صرف جنسی افسانوں کی مارکیٹ ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بکتا۔ میں نے کہا یہ درست ہے لیکن ابھی تک کسی نے بھی جنسی لٹریچر کے سیلاب کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ کسی طرف سے آواز آئی یہ ناممکن ہے۔ میں نے کہا اچھی بات ہے میں دیکھوں گا اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ ۵۱ء کے اواخر کی بات ہے جب افسانوی ادب بشمول ناول میں "افسانویت" کے علاوہ اور سب کچھ بکثرت پایا جاتا تھا اور ناول میں ناولٹی مفقود تھی میں نے اسی ناولٹی پر زور دیتے ہوئے جاسوسی ناول لکھنے کا فیصلہ کیا۔

سوال:۔ گویا یہ سب کچھ حادثاتی طور پر ہوا۔ اس میں آپ کے شوق کا دخل نہیں۔؟

ابنِ صفی:۔ ایسی بات نہیں۔ دراصل اس شوق کی جڑیں میرے بچپن تک پھیلی ہوئی ہیں۔۔۔ بچپن میں سب سے پہلے یعنی کورس کی کتابوں کے علاوہ جو کتاب میرے ہاتھ میں آئی وہ طلسمِ ہوشربا تھی۔ بچپن ہی میں میں نے طلسمِ ہوشربا کی ساتوں جلدیں اور اس سے متعلق اور بھی جتنی کتابیں ہیں، طلسمِ ہفت پیکر، صندلی نامہ اور ایرج نامہ اور برج نامہ، بالا باختر، کوچک باختر وہ کُل ملا کر ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ کوئی چالیس پینتالیس جلدیں ہوں گی چاٹ ڈالیں۔ لہٰذا میرا ذہن کچھ شروع ہی سے پیچیدہ سا ہوتا رہا اور کچھ سریت پسندی بھی طبیعت میں آتی گئی۔ اس کے بعد میٹرک میں پہنچا تو رائیڈر ہیگرڈ صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ ان کے ناولز میں نے پڑھے تو ایک مزاج بن گیا۔

سوال:۔ آپ نے جاسوسی طرزِ نگارش ہی کو کیوں اپنایا؟

ابنِ صفی:۔ دیکھیے دراصل میں چاہتا تھا کہ اپنے افکار و خیالات زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچا سکوں۔ اسی لیے میں نے اس میڈیا کو اختیار کیا تھا۔۔۔ اس کا تعلق کیوں کہ سب سے زیادہ ہائر فل اسٹنگٹ سے ہے، یعنی اسٹنگٹ آف کیوراسٹی سے ہے لہٰذا اس کا پھیلاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اور دوسری چیز۔ وہ مثال کے طور پر آپ تجسس کی جبلت ہی کو لے لیجیے۔ ایک محدود عمر تک لوگوں کو اس سے دلچسپی رہتی ہے اس کے بعد اس سے ان کی دلچسپی ختم ہوتی ہے۔ اسٹنگٹ آف کیوراسٹی ہی ایک ایسی اسٹنگٹ ہے کہ مرتے دم تک قائم رہتی ہے۔ وقتِ نزع بھی آدمی یہ سوچتا رہتا ہے کہ اب کیا ہو گا۔ اب کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا میں نے اسی اسٹنگٹ کو ایکسپلائٹ کیا اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اپنے افکار کو پہنچایا۔

سوال:۔ "اچھا آپ یہ بتائیے جاسوسی کہانیاں لکھتے وقت آپ کے پیشِ نظر کیا مقصد ہوتا ہے۔؟"

ابنِ صفی:۔ "تھکے ہوئے ذہنوں کے لیے تفریح مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور قانون کا احترام کرنا سکھاتا ہوں۔"

سوال:۔ "صفی صاحب آپ کی کہانیوں کی طرح آپ کا نام بھی پُراسرار سا لگتا ہے۔"

ابنِ صفی:۔ میرا خاندانی نام اسرار احمد ہے لیکن لکھنے لکھانے کے سلسلے میں کچھ عجیب سی حالت رہی ہے قلمی نام میں نے زیادہ اختیار کیا ہے۔ میرے والد کا نام صفی اللہ تھا۔ لہٰذا ابنِ صفی میں نے

www.wadi-e-urdu.com

ے اختیار کیا۔ اس سے پہلے کچھ طنزیہ و مزاحیہ مضامین لکھتا
اس کے لیے طغرل فرغان کا نام اختیار کیا تھا۔

سوال:۔ آپ اپنے نام کے ساتھ بی۔ اے کیوں لکھتے ہیں؟

ابنِ صفی:۔ اس سلسلے میں اس کے علاوہ اور کیا عرض کروں
ے زیادہ تر پڑھنے والے میرا نام بی۔ اے کے دُم چھلے کے
یکھنا پسند نہیں کرتے انھیں اس پر کسی نقلی ابنِ صفی کا دھوکہ
ہے۔ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر دوست نے ایک بار کہا تھا کہ
ں سے ایم۔ اے بھی کر ڈالو میں نے کہا کیا فائدہ کہلاؤں گا
ے ہی خواہ ڈاکٹریٹ کیوں نہ لے لوں کہنے لگے ٹھیک کہتے ہو
ی ایم۔ اے یا ڈاکٹر ابنِ صفی نقلی ہی معلوم ہوگا۔

سوال:۔ آپ کی شہرت اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے واقعی
ت سے نقال اور جعلی صفی پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے بارے میں
یال ہے۔؟

ابنِ صفی:۔ بھئی نقالوں کے متعلق میں پہلے بھی اکثر عرض کرتا
وں کہ یہ لکھنا سیکھ رہے ہیں ان پر خفا ہونے کی ضرورت
ں ان میں سے کئی ایسے ہوں گے جو نقالی کرتے کرتے اپنے
ی راہیں نکال لیں گے میں ان کے اچھے مستقبل کا منتظر ہوں
ں وہ لوگ جو میرے کرداروں کا نام استعمال کر رہے ہیں اور
یرے نام پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ وہ نہ گھر کے ہیں نہ
ٹ کے۔ ویسے مجھے ان سے بھی ہمدردی ہے۔

سوال:۔ صفی صاحب نہایت معذرت کے ساتھ ایک ذاتی
وال۔ آپ کے لیے عام تاثر یہ ہے کہ آپ بلانوش ہیں کچھ
ہ کہتے ہیں پیے بغیر اتنے زوردار ناول لکھے ہی نہیں جاسکتے"

ابنِ صفی:۔ میری سات پشتوں میں بھی کسی نے نہ پی ہوگی
ی ٹھنڈے پانی یا گرم چائے کے علاوہ اور کچھ نہیں پیتا"

سوال:۔ صفی صاحب ہمارے اکثر ادیبوں نے اپنے سفرنامے
ر کیے ہیں۔ جب کہ ایک جہاں دیدہ شخصیت ہونے کے باوجود
پ نے ایسا نہیں کیا۔؟

ابنِ صفی:۔ یار میں جہاں دیدہ نہیں بلکہ صرف "پلنگ دیدہ"
ں۔ غیر ممالک کی سیر۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ اپنے لیے
حیدرآباد سے بندر روڈ ہی تک کی سیر اتنی وبالِ جان ہو جاتی
کہ انٹرکٹ کیماڑی کا رخ کرنے کو جی چاہتا ہے۔

سوال:۔ صفی صاحب آپ نے کم و بیش تین سو کتابیں لکھی
ر کیا یہ تمام کی تمام آپ کی بے پناہ تخلیقی صلاحیتوں کا نتیجہ
ں ان کے پلاٹ آپ انگریزی سے لیتے ہیں۔؟

ابنِ صفی:۔ بہت پرانی بات ہے اور میرا جواب بھی پرانا ہو چکا
ہے یعنی جن سات یا آٹھ کتابوں کا حوالہ میں خود دے چکا ہوں ان
کے علاوہ کوئی صاحب ثابت کرنے کی کوشش کریں اور فیس داخلہ
کے بغیر ہی اوّل انعام لے جائیں۔ دراصل اُردو میں سب سے بڑی
چیز جس سے کسی نے کچھ سیکھا نہیں اور جس سے لوگ بہت کچھ
سیکھ سکتے ہیں وہ "طلسم ہوشربا" ہے میں اپنے ناولوں میں یقینی
طور پر طلسم ہوشربا سے متاثر ہوں اور انگریزی میں لکھنے والوں کا
لوہا ضرور مانتا ہوں مگر ان سے متاثر نہیں ہوں۔

سوال:۔ صفی صاحب آپ عوام میں اس قدر مقبول ہیں
کہ اس ڈائجسٹی دور میں ہر مہینے پانچ مختلف ڈائجسٹ بھی نکالیں
تو ہاتھوں ہاتھ بک جائیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ اس موقع سے
فائدہ کیوں نہیں حاصل کرتے۔

ابنِ صفی:۔ نہیں بھائی مجھ میں فیکٹری لگانے کی صلاحیت
نہیں ہے اور نہ ہی اپنی ضروریات سے زیادہ کمانا چاہتا ہوں مجھے
صرف قلم ہی کی مزدوری راس آتی ہے اور اسی میں خوش ہوں
.... شاکر ہوں۔

سوال:۔ صفی صاحب آپ جزیرے زیرولینڈ کے موجد
ہیں۔ کیا آپ ہمیں اس کی جغرافیائی حدود سے آگاہ فرمائیں گے۔

ابنِ صفی:۔ میں خود ہی ابھی زیرولینڈ کی تلاش میں ہوں۔
آپ کو کیسے بتا دوں کہ زیرولینڈ کہاں ہے۔

سوال:۔ اگر آپ پر لکھنے کی پابندی لگا دی جائے۔؟

ابنِ صفی:۔ بہت اچھا ہوگا بھائی! میں زیرولینڈ کی تلاش
سے بچ جاؤں گا ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ ؎

آئے ہے بے کسیٔ عشق پر رونا غالبؔ
کس کے گھر جائے گا۔ سیلاب میرے بعد

سوال:۔ اچھا ابنِ صفی صاحب یہ بتائیے کہ آپ کے ناول
رومانس سے خالی کیوں ہوتے ہیں بلکہ آپ کے منفرد کردار تو عشق
اور محبت کا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔

ابنِ صفی:۔ اتنی فرصت ہی نہیں ملتی بے چاروں کو کہ وہ
اس طرف اپنے ذہن کو لے جاسکیں۔ اور پھر کچھ لوگ ایسے ہوتے
ہیں کہ رومانس کو وہ بالکل اپنا نجی معاملہ سمجھتے ہیں وہ نہیں چاہتے
کہ اس سلسلے میں شاعری کرتے پھریں۔ ویسے محبت تو بڑی شاندار
چیز ہے شرط یہ ہے کہ آدمی پڑوس کی کھڑکی پر جان دینے کی بجائے
اس جذبہ کی تہذیب کرے۔

سوال:۔ صفی صاحب آپ کے ناولوں کا ایک اچھا تاری

ہونے کے ناتے سے میں نے ایک بات نوٹ کی ہے کہ آپ اکثر پیشرس میں گوشت کا ذکر لے بیٹھتے ہیں کہیں کوئی نفسیاتی گرہ تو نہیں ہے۔؟

ابنِ صفی:۔ بھئی میں کیا کروں۔ مردانہ ادب تخلیق کرتا ہوں اس لیے دال دلیے پر تو گزارا نہیں کر سکتا ورنہ آپ کہیں گے ڈھیلے پڑ رہے ہو ویسے نفسیات ہمارے یہاں دوبائی شکل اختیار کر گئی ہے ایک دن ترکاری والے نے کہا آج بینگن لے جائیے کبھی نہیں لیتے میں نے کہا دیکھنے میں اچھے نہیں لگتے کھائے کیسے جائیں گے تڑ سے بولا کوئی نفسیاتی گرہ معلوم ہوتی ہے اور میں انگشت بدنداں رہ گیا۔

سوال:۔ صفی صاحب آپ نے ادب کی کیا خدمت کی ہے؟

ابنِ صفی:۔ بھائی آپ تو مجھے صرف اُردو کی خدمت کرنے دیجیے، اس کے باوجود کہ صرف و نحو کی غلطیاں مجھ سے بھی سرزد ہوں گی۔ آپ میری اس وقت کی خوشی کا اندازہ نہیں کر سکتے جب مجھے کسی سندھی یا بنگالی بھائی کا خط بہ ایں مضمون ملتا ہے کہ محض آپ کی کتابیں پڑھنے کے شوق میں اُردو پڑھ رہا ہوں۔

سوال:۔ صفی صاحب مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ کے بارے میں بابائے اردو مولوی عبدالحق نے بھی ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ "اردو پر ابنِ صفی کا بہت بڑا احسان ہے"۔

ابنِ صفی:۔ اب بتائیے میں "ادب" کی خدمت کروں یا میرے لیے "اردو" ہی کی خدمت مناسب ہوگی۔ ویسے اپنے نظریات کے مطابق میں "ادب" کی بھی خدمت کر رہا ہوں اور سوسائٹی کی بھی۔

سوال:۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کے ناولوں سے جرائم پھیل رہے ہیں۔

ابنِ صفی:۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر آپ کو یہ اطلاع دے رہا ہوں کہ میں نے بابیل قابیل والی ٹریجڈی سے پہلے کوئی جاسوسی ناول نہیں لکھا تھا۔ دراصل جرائم کسی نہ کسی غلط فہمی کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں۔ مستقبل سے مایوسی غلط فہمی ہی کی پیداوار ہے اور یہی آدمی کو جرائم کی طرف لے جاتی ہے۔ مستقبل سے مایوس ہو کر یا تو آدمی جرائم کرتا ہے یا پھر کسی ایسے کرنل فریدی کی تلاش میں ذہنی سفر کرتا ہے جو قانون اور انصاف کے لیے بڑے سے بڑے چہرے پر مُکا رسید کر سکے۔

سوال:۔ ابنِ صفی صاحب آپ سے آخری سوال جو نہایت اہم ہے، اور اکثر محفلوں میں زیرِ بحث رہتا ہے۔ وہ ہے "ادب العالیہ" میں آپ کے مقام کی بات۔ باوجود اس کے کہ جاسوسی ادب میں آپ کو عالمی شہرت حاصل ہے اور ایشیاء میں تو آپ کا مقام سب سے بلند ہے نقاد آپ کو ادیب نہیں مانتے۔؟

ابنِ صفی:۔ بھائی "ادب العالیہ" کی شمع جلائے پانچ آدمیوں کے حلقے میں بیٹھا نظر آتا یہی تو مقام ہوتا میرا۔ یا اور کچھ۔ میں جو کچھ بھی پیش کر رہا ہوں اسے کسی قسم کے بھی ادب سے کم تر نہیں سمجھتا۔ ہو سکتا ہے میری کتابیں الماریوں کی زینت نہ بنتی ہوں لیکن تکیوں کے نیچے ضرور ملیں گے۔ ہر کتاب بار بار پڑھی جاتی ہے برصغیر میں لینڈنگ لائبریریوں کا رواج میرے بعد ہی ہوا ہے انہی کتابوں میں ادب العالیہ بھی کھپ جاتا ہے۔ جاسوسی ناول پڑھنے والوں کو جب کوئی نیا ناول نہیں ملتا تو ادب العالیہ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ لہٰذا ادب العالیہ پیش کرنے والوں کو مجھ سے خار نہ کھانا چاہیے۔ انھیں تو مجھ پر پیار آنا چاہیے کہ ادب العالیہ کی رسائی عوام تک کرانے کا سہرا ابھی میرے ہی سر ہے۔ ویسے اگر آپ "ادب میں مقام" کے سلسلے میں مجھ سے کچھ سننا ہی چاہتے ہیں تو سنیے۔ اساطیری کہانیوں سے لے کر مجھ فقیر کی کہانیوں تک آپ کو ایک بھی ایسی کہانی نہ ملے گی جس میں جرائم نہ ہوں اور آج بھی آپ جیسے بہت اونچے قسم کے ادب کا درجہ دیتے ہیں اور جس کا ترجمہ دُنیا کی دوسری زبانوں میں بھی آئے روز ہوتا رہتا ہے۔ کیا جرائم کے تذکروں سے پاک ہوتا ہے کیا اس کے مضرت رساں پہلوؤں پر ہمارے نقاد کی نظر پڑتی ہے اگر نہیں۔ تو کیوں! اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مجرمانہ ذہن رکھنے والے لوگ کہانیوں میں بھی جو دراصل ذہنی فرار کا ذریعہ ہوتی ہیں پولیس یا جاسوس کا وجود برداشت نہیں کر سکتے۔ چلیے پولیس کو اس لیے برداشت کر لیں گے کہ وہ للکار کر سامنے آتی ہے۔ لیکن جاسوس تو بے خبری میں پتا نہیں کب گردن دبوچ لے۔ لہٰذا اگر مجھے "ادب العالیہ" میں کوئی مقام پانے کی خواہش ہے تو "جاسوس" کو چھٹی دینی پڑے گی۔ لیکن میں اس پر تیار نہیں بس تو پھر آپ بھی مقام و قام کا چکر چھوڑیے اور مجھے وہیں رہنے دیجیے جہاں میں ہوں۔ اگر آپ کو میری کہانیاں پسند ہیں اور آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں آپ کے تھکے ہوئے ذہنوں کے لیے معیاری تفریح مہیا کر رہا ہوں تو میں اس پر مطمئن ہوں امید ہے آپ بھی مطمئن ہو گئے ہوں گے۔